تعلیم، عورت اور اسلام

حماد ظفر سلفی

قوموں کی بامعنی تعمیر و ترقی میں تعلیم کی اہمیت و ضرورت سے کسی صاحب بصیرت کو انکار نہیں ہے۔ خاص طور سے آج کی پیشہ وارانہ تعلیم کی اہمیت تو کسی صاحب بصیرت کی تائید کی محتاج بھی نہیں رہی۔ ہر باخبر شخص کہیں زیادہ توجہ سے تعلیم کے تقاضوں کو پورا کرنے میں جٹا ہوا ہے۔ تعلیم جہاں دوسروں کیلئے اعلیٰ معیار زندگی کی خاطر ناگزیر ہے۔ وہیں مسلمانوں کیلئے یہ مذہبی فریضہ بھی ہے' مگر ہم دیگر مذہبی فرائض کی طرح اس کو بھی شاید کچھ زیادہ توجہ کا مستحق نہیں سمجھتے۔ بعض روایات میں ایک خاص تناظر میں عورتوں کو ناقصات عقل اور ناقصات دین کہا گیا ہے' جو تنقیص سے زیادہ ترحم وشفقت پر دلالت کرتی ہیں۔ لیکن یہ کلیہ اب عام بن کر ان کی پوری زندگی پر نافذ ہو گیا ہے اور غالباً تعلیم کے معاملہ میں اس پر کچھ زیادہ ہی عمل ہوتا ہے۔

شریعت اسلامیہ میں عورتوں کو بہت ہی مناسب اور انصاف پر مبنی درجہ دیا گیا ہے۔ شریعت ان کیلئے ایسے حقوق و مراتب کی تعیین وتشکیل کرتی ہے' جو ماقبل معاشروں اور مذاہب میں مفقود تھے۔ نیز جدید دور میں حریت و مساوات کے پس پردہ انہیں جس دوراہے پر لاکر کھڑا کر دیا گیا ہے۔ [illegible] سے بھی شریعت انہیں بچاتی ہے۔

تعلیم کے سلسلے میں بھی شریعت عورتوں سے کوئی امتیاز نہیں برتتی' چنانچہ ﴿اقرا باسم ربک الذی خلق﴾ ''اپنے اس رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا''۔ ﴿طلب العلم فریضة علی کل مسلم﴾ ''علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔'' اور ان کے ہم معنی بے شمار نصوص کے ذریعہ تعلیم کی عمومی تاکید کی گئی ہے۔ کہیں بھی اس سلسلہ میں عورتوں اور مردوں کے درمیان امتیاز نہیں' بلکہ عمومی حکم ہے۔ جس میں مرد وعورت دونوں شریک ہیں۔ البتہ کسی معاملہ میں شریعت نے تمیز وتخصیص کی ضرورت محسوس کی تو وہاں پر وضاحت کے ساتھ ہر ایک کے حدود کی تعیین بھی کر دی گئی ہے۔

تعلیم کے بارے میں شریعت ﴿اقراء﴾ سے ابتداء کرتی ہے اور نبی ﷺ کی پوری زندگی تعلیم وتربیت میں گزر جاتی ہے۔ مردوں کے علاوہ عورتیں بھی آپ کی مجالس میں حاضر ہوتیں۔ آپ سے سوالات کرتیں' آپ مختلف مواقع پر انہیں تعلیم وہدایت فرماتے' عورتوں کی خواہش ومطالبہ پر ان کیلئے الگ سے ایک دن بھی مقرر فرما دیتے۔ ازواج مطہرات کی پاکیزہ صورت میں آپ نے عورتوں کی تعلیم کا ایک نیا باب کھولا۔ اس سے عورتوں کی تعلیم کا ایک سلسلہ چل پڑا۔ آپ نے مختلف مواقع پر بچیوں کی تعلیم وتربیت اور ان کے ساتھ حسن سلوک پر جنت کی بشارت سنائی۔

ان سب باتوں کا مسلم معاشرہ پر زبردست اثر ہوا اور اس معاشرہ کو تعلیم کی مستحکم بنیاد ملی اور اس بنیاد پر تشکیل پانے والے بعد کے مسلم معاشرہ میں عورتوں کی تعلیمی صورت حال اور ان کی تعلیمی پیش رفت' اس سلسلہ میں کامیابی کی واضح دلیل ہے' چنانچہ بغداد اور قرطبہ کے مسلم معاشروں میں بے شمار عورتیں کاتب وحکیم ماہر قرآن وحدیث اور دیگر علوم کی اچھی جانکار ہوتی تھیں۔

تعلیم کیا ہے.....؟ اس کے مشتملات واجزاء اور متممات کیا ہے.....؟ بحیثیت ایک مسلمان ان سب کے بارے میں ہمارا زاویہ نگاہ بالکل صاف ہونا چاہئے' نیز اس کے تئیں ہماری فکر بالکل واضح ہونی چاہئے۔

تعلیم سے جہاں یہ بات خارج نہیں ہے' کہ اس میں کچھ ایسے علوم وفنون سکھائے جائیں' جن پر کوئی اپنی معیشت کی بنیاد رکھ سکے اور اپنی مادی ضروریات کو پورا کرنے کے لائق بن سکے۔ وہیں تعلیم کا ایک بڑا اور اہم جزیہ ہوتا ہے' اس کی مدد سے آدمی اپنی روحانی غذا کا انتظام کر سکے۔ اس حصہ میں دینی اور اخلاقی امور ہوتے ہیں۔ اس طرح خالق ومخلوق کے تعلقات کی نوعیت ہمارے آپس کے حقوق اور ذمہ داریاں کیا ہیں' نیز یہ مختلف النوع ذمہ داریاں کس طرح پوری ہونگی.....؟ یہ سب تعلیم کا اہم اور جوہری حصہ ہیں۔ اسی طرح یہ تعلیمات صرف نظری نہیں' یعنی ایسا نہیں کہ ہمارے پاس تعلیمات بہت اچھی ہوں اور خیالات ونظریات بہت عمدہ قسم کے ہوں' تو تعلیم کے تقاضے پورے ہو جائیں گے' بلکہ ان تمام امور پر عمل اور علم وعمل کا امتزاج واجتماع ضروری ہے۔ تعلیم کو نظریاتی حد تک محدود ہونے سے بچانے کیلئے ضروری ہے کہ ہم تعلیم اور تعلیمی نظام میں ٹھوس بنیادوں پر تربیت کا بھی انتظام کریں' تاکہ ان تعلیمات کو عملی طور پر زندگی میں برتا جا سکے' ایسا نہ ہو کہ دوسروں کے عمل کے سامنے ہمارے صرف عمدہ خیالات ونظریات ہوں اور دنیا میں کوئی ایسی جگہ نہ ہو' جس کو ہم اپنے خیالات ونظریات اور تعلیمات کی عملی مثال کے طور پر پیش کر سکیں۔ دوسروں کے مقابلے میں ہم صرف اپنے اعلیٰ خیالات ونظریات کو ہی پیش کر کے خوش ہو لیتے ہیں۔ جب کہ دنیا کو کتابوں میں بند ہمارے زریں اصولوں اور قابل فخر تاریخ سے اتنی دلچسپی نہیں' بلکہ وہ ہمیں ہمارے عمل کے پیمانہ پر ہی ناپے گی۔

تعلیم کے سلسلہ میں اور خاص طور سے عورتوں کی تعلیم کے موضوع کے تحت یہ باتیں پیش کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ مردوں کی زندگی میں تعلیم اور اس کے ان ہمہ جہت پہلوؤں کی جو اہمیت وضرورت ہے' عورتوں کے تعلق سے اس کی اہمیت فزوں تر ہو جاتی ہے' کیونکہ ایک مرد کی تعلیم و تربیت کا مطلب ہوتا ہے' صرف ایک فرد کی تعلیم وتربیت'

باقی: صفحہ 47 پر